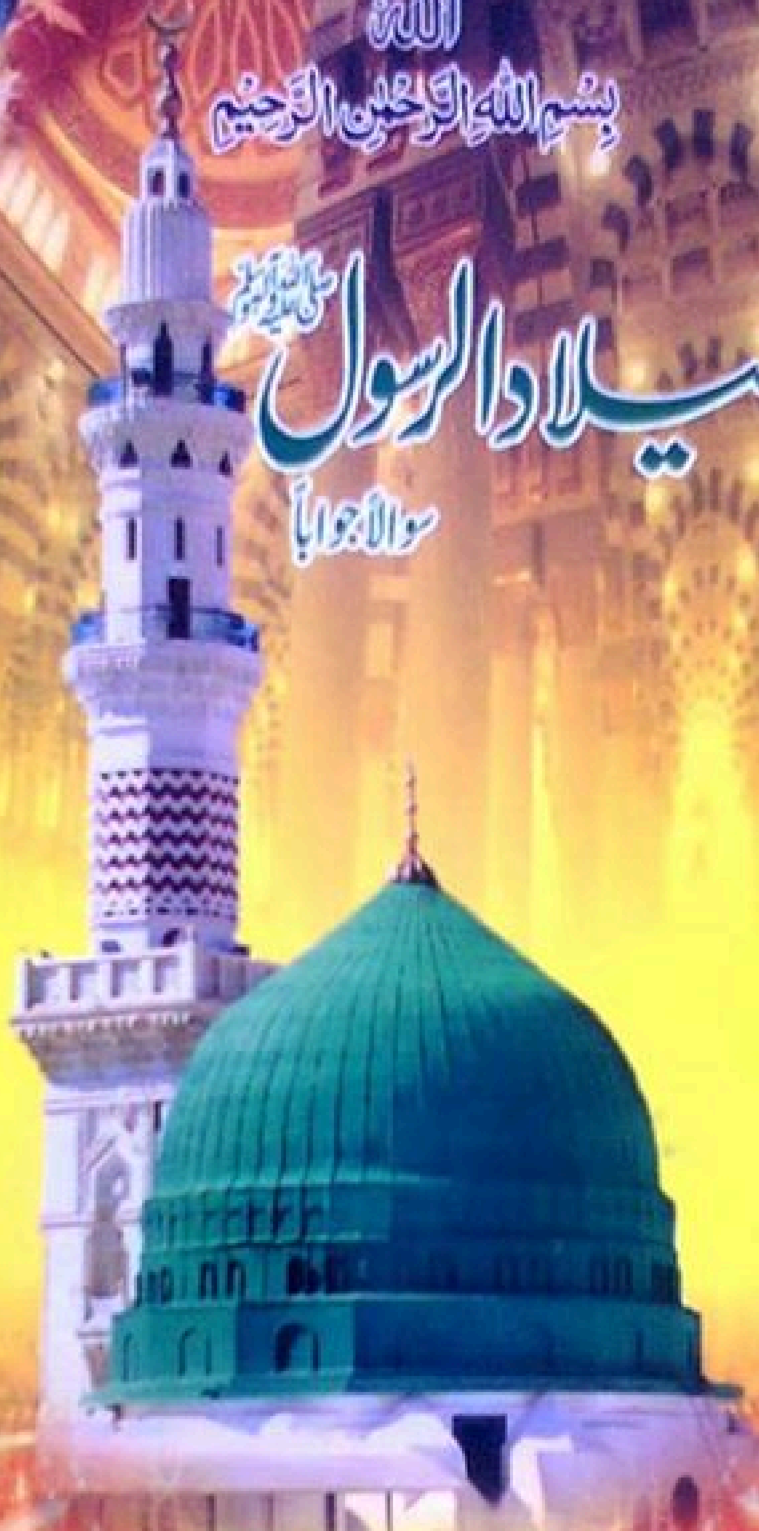
اللہ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جوازِ میلاد الرسول ﷺ

سوالاً جواباً



مؤلف: مفتی محمد زاہد جمیل (گولڈ میڈلسٹ)

الله

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



جوازِ میلاد الرسول ﷺ

سوالاً جواباً

مؤلف: مفتی محمد زاہد جمیل (گولڈ میڈلسٹ)

نام کتاب	جواز میلاد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مؤلف	مفتی محمد زاہد جمیل
پروف ریڈنگ	محمد احمد علی ثمین
کمپوزنگ	مرزا محمد احمد
اہتمام	ابریشم ویلفیئر سوسائٹی
صفحات	چوبیس (24)
اشاعت اول	2012ء (تعداد: 3000)
اشاعت ثانی	جنوری 2013ء (تعداد: 3000)
اشاعت ثالث	جون 2013ء (تعداد: 3000)
اشاعت رابع	دسمبر 2013ء (تعداد: 8300)
پرنٹنگ	ابریشم پرنٹرز
ہدیہ	----------

انتساب

پیر طریقت رہبر شریعت
حضور فقیہہ عصر علامہ قبلہ
دامت برکاتہم العالیہ
مفتی محمد امین
صاحب
کے عشق و محبت سے لبریز ایام زندگی کے نام

نعت

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسُل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
ان کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

سارے اونچوں میں اونچا سمجھئے جسے
ہے اُس اونچے سے اونچا ہمارا نبی

غم زدوں کو رضا مژدہ دیجے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

نظرے خوش گزرے

(محمد عابد نعمان شامی)

باباجی میلاد شریف کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایئے بعض سنگی دوسروں کے کہنے میں آ کر اسے بدعت، اسراف اور وقت کا ضیاع سمجھتے ہیں۔ ہم نے نہایت ادب سے عرض کیا۔ فرمانے لگے۔۔۔۔۔۔۔

"موقع کی نسبت سے اچھا سوال ہے اس لئے کہ بارہ ربیع الاول کی آمد آمد ہے۔ ربیع الاول کی بارہ تاریخ کو ہمارے آقائے رحمت محمد عربی ﷺ کا ظہوری بشری حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی گود میں ہوا۔ اس ولادت کے ساتھ ہی تاریخ عالم ایک ایسے دور میں داخل ہوئی جس نے تہذیب وتمدن کو جنم دیا۔۔۔ سوچنے کے زاویے بدل گئے۔۔۔ زندگی کی قدریں تبدیل ہوگئیں۔۔۔ خیر وشر کے پیمانے الٹ گئے۔۔۔ صنم کدہ جہاں سے کفر وجہالت کی تمام ظلمتیں مٹ گئیں۔۔۔ شبستان عالم میں توحید باری کی ایسی شمع روشن ہوئی جس سے تشکیک وگمراہی کے سارے اندھیرے اپنی موت آپ مر گئے۔

معترضین کے بارے میں یوں کہنا چاہئے کہ یہ لوگ میرے مصطفیٰ ﷺ

کو در حقیقت جانتے نہیں ہیں۔ یہ لوگ اس کی رحمتوں، شفقتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور

دوسری جانب یہ اپنے بیٹے کے میلاد یعنی سالگرہ پر لاکھوں لگا دیتے ہیں۔ تب بدعت یاد نہیں

آتی۔ اپنے بچے یا بچی کی شادی پر کروڑوں ہوا میں پھونک دیتے ہیں۔ قمقموں اور روشنیوں

سے گھر کو آراستہ پیراستہ کرتے ہیں مگر۔۔۔۔ جوں ہی میرے محبوب کا میلاد آتا ہے تو یہ مقام

مصطفیٰ ﷺ سے نا آشنا لوگ اسے اسراف، فضول خرچی اور وقت کا ضیاع کہنا شروع

کر دیتے ہیں۔

بابا جی کا نحیف وجود کانپنے لگا اور آنکھوں میں عشق مصطفیٰ ﷺ کے سچے اور سُچے

موتی گرنے لگے۔

یہ کہتے ہیں، ہم ان کے اُمتی ہیں مگر امتی تو ایسے نہیں ہوتے، کہتے ہیں کہ ہم بھی

عاشق ہیں، مگر یہ دعویٰ عشق کرتے ہیں ادعائے عشق نہیں کرتے۔

کسے خبر تھی کہ لے کر چراغ مصطفوی
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

قارئین محترم:

زیر نظر رسالہ بنام جواز میلاد الرسول ﷺ علامہ مفتی محمد زاہد جمیل صاحب دام ظلہٗ نے عوام الناس کے لئے، آسان اور عام فہم انداز میں، قرآن وحدیث کی روشنی میں، سوالاً جواباً مدوّن کیا ہے۔ گذشتہ دو، تین برس سے تشکیک زدہ اذہان، فیس بک، ٹویٹر، آرکٹ، اور ایس ایم ایس کے ذریعے اس قسم کے سوالات اُٹھاتے نظر آرہے تھے۔ **بعون اللہ تعالیٰ ورسولہ** ان تمام سوالات کے شافی جوابات دیئے گئے۔ اللہ جل مجدہ، اسے قبول عام نصیب فرمائے۔ (آمین)

سوال نمبر 1: میلاد کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: سب سے پہلے اللہ رب العزت نے انبیاء علیہم السلام کی محفل میں حضور علیہ السلام کی تشریف آوری کا ذکر فرمایا۔

واذاخذاللہ میثاق النبین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لمامعکم لتومنن بہ ولتنصر نہ

(پارہ 3 سورۃ ال عمران آیت 81)

ترجمہ:۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام سے پکا وعدہ لیا کہ جب میں تمہیں دوں کتاب اور حکمت پھر آئے تمہارے پاس بڑا رسول تصدیق کرنے والا اس کی جو تمہارے پاس ہو ضرور ضرور ان کے ساتھ تم ایمان لانا اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا۔

مذکورہ آیت میں "**ثم جاء کم رسول** " کے الفاظ اس حقیقت کو واضح کر رہے ہیں کہ سب سے پہلے میلاد کا ذکر کرنیوالا خود اللہ رب العزت ہے اور سننے والے انبیاء علیہم السلام ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر بعد تک جس نبی کو بھی بھیجا اس سے یہ عہد لیا کہ اگر اس کی حیات میں محمد ﷺ مبعوث ہو گئے تو وہ ضرور بہ ضرور اس پر ایمان لائے گا اور ضرور بہ ضرور اس کی نصرت کرے گا اور پھر وہ نبی اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی قوم سے یہ عہد لیتا تھا۔

(جامع البیان صفحہ نمبر 236 جلد نمبر 3)

ارشاد خداوندی ہے

قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا

ترجمہ: تم فرماؤ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشی مناؤ۔

(پارہ نمبر 11 سورۃ یونس آیت 58)

واما بنعمة ربك فحدث

ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو

(پارہ نمبر 30 سورۃ الضحیٰ آیت نمبر 11)

نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی نعمت بھی ہیں اور رحمت بھی ہیں اسی طرح آپ کی ولادت بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت اور رحمت ہے آپ کے خصائل اور محامد بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نعمت ہیں اس لیے آپ کی ولادت اور آپ کے محامد و محاسن کا بیان کرنا اور ان پر خوشی منانا عین حکم قرآن کے مطابق ہے

(شرح صحیح مسلم صفحہ نمبر 172-171 جلد نمبر 3)

سوال نمبر 2: کیا میلاد کے موقع پر خوشی کا اظہار کرنا جائز ہے؟

جواب: ولادت مصطفیٰ ﷺ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا کہ آسمانوں اور بہشتوں کے دروازے کھول دو۔ ملائکہ آمد محبوب علیہ السلام کی بشارتیں دے رہے ہیں۔ خوشی ومسرت سے سمندر کی لہریں اوپر اٹھ رہی ہیں اور نہر کوثر کے گرداگرد ستر ہزار کستوری کے درخت نصب کئے گئے۔

(خصائص کبریٰ صفحہ نمبر 47)

سوال نمبر 3: کیا محبوب علیہ السلام نے اپنا میلاد خود منایا ہے؟

جواب: نبی کریم علیہ السلام پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے صحابہ علیہم الرضوان عرض کرتے ہیں یارسول اللہ ﷺ اس دن روزہ رکھنے کی کیا وجہ ہے؟ تو فرمایا اسی دن ہم پیدا ہوئے اور اسی دن ہم پر وحی کی ابتداء ہوئی۔

(صحیح مسلم، صفحہ نمبر:368، جلد نمبر:1)

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم میلاد کی خوشی کی اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کیلئے روزہ رکھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یوم میلاد کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر روزے سے بھی ادا ہوتا ہے اور صدقہ وخیرات سے بھی، اہل اسلام کا معمول ہے کہ وہ بارہ ربیع الاول کو رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشی مناتے ہیں اور صدقہ وخیرات کرتے ہیں۔

(شرح صحیح مسلم، صفحہ نمبر:169، جلد نمبر:3)

سوال نمبر 4: کیا محبوب علیہ السلام نے کسی محفل میں اپنے میلاد کا ذکر اسطرح فرمایا ہے جیسا

کہ آجکل محافل میں میلاد سنایا جاتا ہے؟

جواب: محبوب علیہ السلام نے صحابہ کے مجمع میں منبر پر کھڑے ہو کر اپنی ولادت پاک اور

اپنے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا انا خاتم النبین میں آخری نبی ہوں، انا دعوۃ

ابی ابراھیم میں اپنے والد ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا ہوں وبشارۃ عیسیٰ میں عیسیٰ

(علیہ السلام) کی بشارت ہوں، ورؤیاء اُمی اور میں اپنی ماں کا خواب ہوں جو کہ انہوں

نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایسا نور چمکا جس سے شام کے محلات روشن

ہو گے۔

(مسند احمد صفحہ نمبر: 127,128 جلد نمبر: 4)

سوال نمبر 5: کیا آپ کی والدہ نے میلاد منایا؟

جواب: حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب میرا بیٹا پیدا ہوا تو اس کے ساتھ

ایک ایسا نور ظاہر ہوا جس سے مشرق ومغرب روشن ہو گئے۔

(البدایہ والنھایہ صفحہ نمبر 264 جلد نمبر 2)

انوار کی فراوانی سے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا مشاہدہ اس قدر وسیع ہوا کہ انہیں شام کے محلات نظر آنے لگے۔

فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے کی ولادت کی رات ایسا نور دیکھا کہ اس کی وجہ سے شام کے محلات روشن ہو گئے اور میں نے ان محلات کو دیکھ لیا۔

(الزرقانی، صفحہ نمبر: 141 جلد نمبر: 1)

جان دو عالم ﷺ پیدا ہوئے تو مکمل طور پر پاک وصاف تھے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے کو پاک وصاف جنا، اس کے ساتھ ذرا سی بھی آلودگی نہ تھی۔

(طبقات ابن سعد، صفحہ نمبر: 63 جلد: 1)

سوال نمبر 6: کیا کسی صحابی نے میلاد منایا؟

جواب: صحابہ علیہم الرضوان تو محبوب علیہ السلام کے سامنے آپ کا میلاد منایا کرتے تھے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے اجازت لیکر نعت پڑھنا چاہی تو آقا علیہ السلام نے صحابہ سے فرمایا پہلے حسان کیلئے منبر لیکر آؤ اب حضرت حسان منبر پر بیٹھ کر نعت پڑھ رہے ہیں جسے محبوب علیہ السلام اور دیگر صحابہ سماعت فرما رہے ہیں۔

(ابوداؤد، صفحہ نمبر:328 جلد نمبر:2)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نعت سن کر جانِ دو عالم ﷺ دعا فرمائی

اللھمّ ایّدہ بروح القدس

ترجمہ: اے اللہ! جبریل کے ذریعے حسان کی مدد فرما۔

(صحیح بخاری، صفحہ نمبر:456 جلد نمبر:1)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

ولد رسول اللہ ﷺ مسرورًا مختونًا

ترجمہ: رسول ﷺ بوقتِ ولادت ہی ناف بریدہ اور ختنہ شدہ تھے۔

(طبقات ابن سعد صفحہ نمبر 63 جلد نمبر 1)

جان دوعالم ﷺ پیدا ہوئے تو ان کی ناف کاٹنے کی ضرورت پڑی ، نہ ختنہ کرانے کی

، کیونکہ آپ پیدائشی طور پر ناف بریدہ اور ختنہ شدہ تھے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام

کے ساتھ میرا گزر حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کی طرف ہوا کہ عامر اپنے کنبہ

والوں اور بیٹوں کو جان دوعالم ﷺ کی ولادت کے واقعات سنا رہے تھے اور فرما رہے تھے

یہی دن تھا (یعنی پیر کا دن) جس میں حضور ﷺ اس عالم دنیا میں رونق افروز ہوئے۔ تو

حضور اکرم ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا؟

بے شک اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے ہیں اور تمام

ملائکہ تیرے لیے استغفار کر رہے ہیں جو شخص تمہارے جیسا کام کرے گا وہ ایسا ہی اجر پائے

گا۔

(التنویر فی مولد السراج المنیر ، صفحہ نمبر:544)

سوال نمبر 7: کیا میلاد کے موقع پر چراغاں کرنا جائز ہے؟

ج: ولادت مصطفیٰ ﷺ کے موقع پر روشنی اور چراغاں کا اہتمام ہوا آسمان پر روشنی کے دوستون نصب کیے گئے۔ ایک زبرجد کا اور دوسرا یاقوت کا، جن سے آسمان بقعہ نور بن گیا۔ جیسا کہ حضرت عثمان بن عاص کی والدہ سے مروی ہے۔

البست الشمس یومئذ نورا عظیماً

ترجمہ: اس دن سورج کو عظیم نور کا لباس پہنایا گیا یعنی سورج کا نور بڑھا دیا گیا۔

(خصائص کبریٰ، صفحہ نمبر: 47 جلد نمبر: 1)

حضرت عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں شب ولادت حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنھا کے پاس تھی تو میں نے گھر میں جس طرف بھی نظر دوڑائی مجھے نور ہی نور نظر آیا

(تاریخ طبری، صفحہ نمبر: 126 جلد نمبر: 2)

صرف گھر پر ہی کیا موقوف اس گھڑی تو ساری زمین بقعہ نور بنی ہوئی تھی اور مشرق و مغرب دمک رہے تھے۔ حضرت شفاء بنت عوف رضی اللہ عنہا شب ولادت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتی ہیں

میرے لئے مشرق و مغرب روشن ہو گئے۔

(الزرقانی، صفحہ نمبر:144 جلد نمبر:1)

یہ تمام انوار تو جان دو عالم ﷺ کے ساتھ ساتھ آئے تھے۔ اس کے علاوہ آسمان سے بھی نور کی بارش ہو رہی تھی۔ جس سے محسوس یہ ہوتا تھا کہ آسمان کے ستارے جھک آئے ہیں۔

(سید الوریٰ، صفحہ نمبر:88 جلد نمبر:1)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ قنادیل، رسیاں اور روغن زیتون لائے اور مسجد نبوی کے ستون سے وہ قنادیل لٹکا دیں اور روشن کر دیں حضور ﷺ نے چراغاں دیکھا، خوش ہوئے اور تمیم داری کو دعا دی کہ تو نے ہماری مسجد کو روشن کیا اللہ تعالیٰ تجھ کو روشنی بخشے۔

(تفسیر روح البیان، پارہ نمبر:10، سورۃ التوبہ، آیت نمبر:18)

سوال نمبر 8: کیا میلاد کی خوشی کرنے سے کچھ فائدہ ملتا ہے؟

جواب: نبی علیہ السلام کی ولادت کے موقع پر ابولہب کو اس کی باندی ثویبہ نے بشارت دی ،تو اس نے خوشی میں اس لونڈی کو شہادت کی انگلی کے اشارے سے کہا کہ جا! تو آزاد ہے۔

جب ابولہب مرگیا تو اس کے گھر والوں نے خواب میں برے حال میں دیکھا اور پوچھا کہ کیا گذری؟ ابولہب بولا کہ تم سے علیحدہ ہو کر مجھے کوئی خیر نصیب نہ ہوئی۔ ہاں مجھے اس شہادت کی انگلی سے پانی ملتا ہے کیونکہ میں نے ثویبہ لونڈی کو آزاد کیا تھا۔

(صحیح بخاری، صفحہ نمبر:764 جلد نمبر:2)

جب ایک کافر ابولہب ولادت کی خوشی بھتیجا سمجھ کر مناتا ہے، وہ محروم نہیں رہتا تو جب امتی، رسول ﷺ کی ولادت کی خوشی امام الانبیاء اور حبیب خدا سمجھ کر مناتے ہیں تو انہیں کتنا نوازا جائے گا۔

سوال نمبر 9: شریعت میں عیدیں دو ہیں پھر 12 ربیع الاول کو عید کیوں بنالیا گیا؟

جواب: نگاہِ انصاف سے دیکھا جائے تو شریعت میں صرف دو عیدیں نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی۔

اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدالاولنا واخرنا

ترجمہ:۔ اے اللہ! ہمارے پروردگار! ہم پر نازل فرما آسمان سے ایک خوان تا کہ وہ ہمارے اگلے اور پچھلوں کے لئے عید ہو

(پارہ نمبر: 7 سورۃ المائدہ، آیت: 114)

غور فرمایئے جس دن آسمان سے کھانا اترے وہ دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اگلوں اور پچھلوں کیلئے عید ہو تو جس دن اللہ رب العزت کی سب سے بڑی نعمت حضور سید المرسلین ﷺ تشریف لائیں وہ دن مسلمانوں کیلئے عید کیوں نہیں۔

ایک یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے کہ آپ

کی کتاب میں ایک آیت ہے، اگر ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس آیت کے نزول کے دن کو عید مناتے اور وہ آیت ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم

(پارہ نمبر:6 سورۃ المائدہ، آیت نمبر:3)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس آیت کے نزول کے دن اور مقام کو اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ مقام عرفات اور وہ دن جمعہ تھا یعنی ہمارے لیے بھی وہ دن عید ہے۔

(صحیح بخاری: صفحہ نمبر، 662 جلد نمبر:2)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی کہا گیا۔

آپ نے ارشاد فرمایا جس روز یہ آیت نازل ہوئی اس دن ہماری دو عیدیں تھیں

1۔ جمعہ 2۔ عرفہ

(ترمذی، صفحہ نمبر:134 جلد نمبر:2)

جمعۃ المبارک کے دن محبوب علیہ السلام نے صحابہ کے مجمع میں ارشاد فرمایا

اے مسلمانوں کے گروہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کو تمہارے لیے عید بنا دیا ہے۔

(ابن ماجہ، صفحہ نمبر:78)

آدم علیہ السلام کی پیدائش کا دن جمعۃ المبارک عید ہے تو جس دن پیارے محبوب علیہ السلام کی جلوہ گری ہو تو وہ دن اہل ایمان کیلئے عید کا دن کیوں نہیں ہوگا

سوال نمبر 10: میلا منانا فرض ہے یا واجب؟

جواب: میلاد شریف منانا مستحب ہے۔ فرض یا واجب نہیں، میلاد شریف کرنا حضور پاک ﷺ کی تعظیم ہے جب کہ وہ بری باتوں سے خالی ہو۔

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ ہم کو حضور ﷺ کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔

(تفسیر روح البیان، پارہ نمبر:26 سورۃ الفتح)

سوال نمبر 11: کیا لیلۃ القدر افضل ہے یا لیلۃ المیلاد؟

جواب: امام المحد ثین علامہ احمد بن محمد القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شب میلاد شب

قدر سے بھی افضل ہے اس لیے کہ لیلۃ المیلاد خود حضور ﷺ کے ظہور کی رات ہے اور شب قدر حضور ﷺ کو عطاء کی گئی اور ظاہر ہے کہ جس رات کو ذات اقدس سے شرف ملا وہ اس رات سے ضرور افضل قرار پائے گی جو آپ کو دیے جانے کی وجہ سے شرف والی ہے اور اس میں کوئی نزاع (جھگڑا) نہیں لہذا لیلۃ المیلاد شب قدر سے افضل ہوئی

دوسری دلیل لیلۃ القدر نزول ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہوئی اور لیلۃ المیلاد بنفس نفیس محبوب علیہ الصلوۃ والسلام کے ظہور مبارک سے شرف یاب ہوئی۔

(الزرقانی ،صفحہ نمبر:35 جلد نمبر:1)

سوال نمبر 12: بارہ ربیع الاول نبی علیہ السلام کے وصال کا دن ہے تو کیا وصال النبی پر ہمیں غم نہیں کرنا چاہیے؟

جواب: اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ وصال ۱۲ ربیع الاول کو ہوا پھر بھی غم کا جواز نہیں بنتا کیونکہ نبی علیہ السلام نے تین دن سے زیادہ غم اور سوگ سے منع فرمایا ہے سوائے بیوہ عورت کے اس کا سوگ وغم چار مہینے دس دن ہے۔

(صحیح بخاری، صفحہ نمبر:171-170 جلد نمبر:1)

بالفرض مان بھی لیا جائے کہ وصال مبارک ۱۲ ربیع الاول کو ہی ہوا پھر بھی یوم ولادت یوم عید ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا آدم علیہ السلام کی ولادت بھی جمعہ کو ہوئی۔ اور وصال بھی جمعہ کو ہوا۔ اس کے باوجود آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے جمعہ کو عید قرار دیا۔

بلکہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی افضل قرار دیا۔

(ابن ماجہ، صفحہ نمبر:77)

نبی علیہ السلام کا وصال مبارک ۱۲ ربیع الاول کو نہیں ہوا۔

علامہ محمد بن سعد روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ 19 صفر 11ھ چار شنبہ کو بیمار ہوئے آپ تیرہ رات بیمار رہے اور آپ کی وفات ۲ ربیع الاول ۱۱ھ پیر کے دن ہوئی۔

(طبقات ابن سعد، صفحہ نمبر:316 جلد نمبر:2)

رسول کریم ﷺ کا وصال مبارک بارہ ربیع الاول کو کسی صورت بھی درست نہیں

10 ہجری کا حج جمعہ کے دن ہوا جس حساب سے ذی الحجہ کی یکم جمعرات کو ہوئی اس کے بعد

فرض کریں تمام مہینے تیس دنوں کے ہوں یا تمام مہینے انتیس دنوں کے یا بعض انتیس دنوں کے تو کسی طرح بھی بارہ ربیع الاول کو پیر کا دن نہیں آتا

(البدایہ والنہایہ، صفحہ نمبر:240 جلد نمبر:2)

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے کہا:۔

"اور بارہویں کو وفات جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا"۔

(نشر طیب، صفحہ نمبر:241)